۳۔ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کی آزاد اور نیک عورتوں سے نکاح جائز ہے۔ چنانچہ تفسیر ابن کثیر میں ہے:

"وقد تزوج جماعة من الصحابة من نساء النصارىٰ ولم يروا بذالك بأساً اخذاً بهٰذه الآية كريمة" والمحصنٰت من الذين اوتوا الكتٰب من قبلكم" (المائدة پ، رکوع ۵۶)
(تفسیر ابن کثیر ج ۲، ص ۲۰)

کہ "صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک جماعت نے نصاریٰ کی عورتوں سے نکاح کیا تھا اور اس میں وہ کچھ حرج نہ سمجھتے تھے اور اس آیت سے استدلال کرتے تھے کہ تمہارے لئے مومن عورتیں اور اہل کتاب کی عورتیں جائز ہیں۔"

ہاں حضرت عبداللہ بن عمرؓ نصرانی عورت سے نکاح جائز نہیں سمجھتے اور اس آیت سے استدلال کرتے تھے

"لا تنكحوا المشركات حتىٰ يؤمنّ" (البقرة)

کہ "مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو یہاں تک کہ ایمان لے آئیں۔"

اور عیسائی چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا مانتے ہیں اس لئے نصرانیہ عورت کے مشرکہ ہونے کی وجہ سے مسلمان کے لئے جائز نہیں ہو سکتی۔ مگر حضرت ابو مالک غفاری کے مطابق یہ آیت مخصوص منہ ہے اور اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح جائز ہے (ابن کثیر ص ۲۰ ج ۲) علاوہ ازیں یہ بات قابلِ لحاظ ہے کہ اہل کتاب کا عقیدہ اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہ تھا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا مانتے ہیں۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کی اجازت دی ہے۔

بہرحال قرآن مجید کی اس آیت کے مطابق اہل کتاب کی آزاد اور نیک عورتوں سے نکاح اب بھی جائز ہے۔ واللہ اعلم!

۴۔ حائضہ معلمہ قرآن مجید کی پوری آیت نہ پڑھ سکتی اور نہ پڑھا سکتی ہے۔ ہاں ایک کلمہ یا ایک حرف پڑھ سکتی پڑھا سکتی ہے۔ "وهو قول اكثر اهل العلم من اصحاب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم مثل سفيان الثورى وابن المبارك والشافعى واحمد واسحاق قالوا لا تقرأ الحائض ولا الجنب من القرآن شيئاً الا طرف الآية والحرف" (ترمذی مع تحفة الاحوذی ص ۱۲۴، ج ۱) واللہ اعلم علمہ اتم وحکمہ احکم!